کوامن وسکون بخشنے میں ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ خود مذاہب بھی ہماری نادانی، خوف وہراس، عقائداور خود بینی کے ماحصل ہیں۔"

کرشن مورتی ہماری توجہ برابر اس بات پر مبذول کرتے رہتے ہیں کہ ہم طرح طرح کے خوف سے گھبرائے رہتے ہیں اور ہمیں ہر وقت اپنی حفاظت کی فکر لگی رہتی ہے۔ خوف سے ہم کس حد تک ناواقف رہتے ہیں، اس کی کیا نوعیت ہے اور کس کس شکل میں اور کس وجہ سے خوف پیدا ہوتا ہے اس سے ہم بالکل بے خبر رہتے ہیں۔ خوف تو ہر وقت ہمارے داہنے بائیں، سوتے جاگتے موجود رہتا ہے۔ اس کی تہ میں جایئے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی اصلی جڑ ہماری انانیت، ہماری خودی، حفاظت کی خواہش اور ثبات وقیام کی تمنّا، ہوس وارمان، دوئی اور علیحدگی کے احساس میں پائی جاتی ہے۔ خوف کو جاننے پہچاننے کے لیے بڑی باریک بینی کی ضرورت ہے۔ اگر کسی سے کہا جائے کہ کامیابی کی تمنا میں خوف کی تولید ہوتی ہے، یا اقتدار حاصل کرنے کی جدوجہد میں، یا دولت وثروت اور جاہ و حشم کی دھن میں خوف مضمر ہے، تو ہم اس کو جلد ماننے کے لئے تیار نہ ہوں گے، مگر جب ہمیں یہ ذہن نشین ہو جائے گا کہ کامیابی کی حوصلہ مندی کے ساتھ ساتھ ناکامی کا خوف ہر دم لگا رہتا ہے، یا حصول اقتدار کے زعم میں اس بات کا ہر وقت کھٹکا رہتا ہے کہ مبادا کوئی دوسرا شخص ہم پر غالب نہ ہو جائے، یا جب دولت کے ہم آرزومند ہوتے ہیں تو مفلسی، محتاجی اور بے چارگی کا خدشہ ہمیں ستاتا رہتا ہے۔ تب ہی یہ بخوبی واضح ہوگا کہ ہماری زندگی کیوں کر اور کس درجہ خوف سے جکڑ بند رہا کرتی ہے۔

مصنف نے نہایت خوبی سے والدین کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ اگر وہ خود شناسی سے کام نہ لیں گے اور جو رکاوٹیں ان کے دل ودماغ کو پابند کئے ہوئے ہیں، ان کی طرف سے وہ بے خبر رہا کریں گے تو ان کی اولاد کی صحیح تعلیم ہونا غیر ممکن ہے۔ والدین کو پہلے خود اپنے آپ کو صحیح تعلیم دینی ہوگی۔ ان کا بیان ہے کہ "والدین جب اپنے بچوں کو غلط تعلیم دے کر اُن میں رشک و حسد، اور عناد و بوالہوسی پیدا کر دیتے ہیں تو پھر یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ انھیں اپنے بچوں سے محبت ہے۔ یہ کیسی محبت ہے جو قومی اور ملکی تفریق کو جائز رکھ کر جنگ اور تباہی کے سامان پیدا کر دیتی ہے اور جو مذاہب اور نظریات کا نام لے کر انسان کو انسان کا دشمن بنا دیتی ہے؟ اکثر والدین نہ صرف غلط تعلیم سے بچوں میں نفاق اور آلام کے بیج بو دیتے ہیں، بلکہ اپنی زندگی کے طرز عمل سے بھی بچوں کو ان ناقص طریقوں کا عادی بنا دیتے ہیں..... والدین کو اگر اپنی اولاد سے سچی محبت ہے تو انھیں یہ معلوم کرنا ہوگا، کہ جائداد کے ساتھ صحیح تعلق کس طرح کا رکھنا چاہیے۔ جائداد پر قبضہ رکھنے کی زبردست خواہش..... دنیا کو برباد کر رہی ہے۔ والدین کو اگر اپنے بچوں کی کچھ بھی محبت ہے تو ان کو منظّم مذاہب کی غلامی سے الگ رکھیں گے۔ کیوں کہ مذہبی عقائد اور مقولات لوگوں کو متضاد جماعتوں میں منقسم کر دیتے ہیں، اور اس طرح انسان انسان میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے..... جب تک ہمارے دلوں میں یہ خواہش ہے کہ ہماری اولاد ذی اختیار ہو، اُن کو بہتر اور بلند رُتبے ملیں، وہ زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوں، اس وقت تک ہمارے دل محبت سے خالی رہیں گے، کیوں کہ کامیابی کی پرستش ہمیشہ فساد اور بربادی کا باعث ہوتی ہے۔"